ماہنامہ ساحلِ نور، کراچی
جلد 18، شمارہ 7، جولائی 2025ء
صفحات: 64

ساحلِ نور کا خصوصی شمارہ: ساحلی زندگی کے رنگ

از: فرحانہ جبیں قاضی

ساحلِ نور کا جولائی 2025ء کا شمارہ ساحلی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرنے والا خصوصی شمارہ ہے۔ اس شمارے میں ماہی گیری، ساحلی سیاحت، مقامی دستکاری اور ساحل کے قریب آباد بستیوں کے مسائل پر تفصیلی مضامین شامل کیے گئے ہیں۔ مدیرہ کے مطابق اس شمارے کا مقصد صرف ساحل کی خوبصورتی دکھانا نہیں بلکہ وہاں کے لوگوں کی روزمرہ جدوجہد کو بھی سامنے لانا ہے۔

سرورق پر ساحلِ نور کے قریب واقع ماہی گیروں کی بستی ’کلمتی گھاٹ‘ کی تصویر شائع کی گئی ہے، جس میں صبح کے وقت کشتیوں کی واپسی اور جال سکھاتی عورتوں کو دکھایا گیا ہے۔ یہ تصویر شمارے کے اداریے کا بھی حصہ ہے، جس میں مدیرہ نے لکھا ہے کہ ساحل کی خوبصورتی اکثر سیاحوں کی نظر سے دیکھی جاتی ہے، جبکہ وہاں کے مکین ہر روز موسم، قرض اور بنیادی سہولتوں کی کمی سے نبرد آزما ہوتے ہیں۔

شمارے کا پہلا مضمون ’کلمتی گھاٹ کی آخری کشتی‘ کے عنوان سے ہے، جس میں 72 سالہ ماہی گیر حاجی نور محمد کلمتی کی زندگی کا احوال بیان کیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنی کشتی 1978ء میں خریدی تھی اور آج تک اسی پر سمندر میں جاتے ہیں۔ مضمون نگار کے مطابق بستی کے 120 خاندانوں میں سے اب صرف 14 کشتیاں باقی رہ گئی ہیں، کیونکہ نئی نسل کے نوجوان اس پیشے کو اختیار کرنے سے گریز کر رہے ہیں۔ حاجی نور محمد کہتے ہیں: ’’میرا بیٹا کہتا ہے کہ ابا، اس میں کمائی کم اور خطرہ زیادہ ہے، اور شاید وہ ٹھیک کہتا ہے۔‘‘

دوسرا مضمون ’ساحلی سیاحت: ترقی یا تباہی‘ کے عنوان سے ہے، جس میں ساحلِ نور کے قریب واقع تفریحی مقام ’سنہری ریت‘ کے بارے میں بات کی گئی ہے۔ وہاں 2019ء میں صرف 3 ہوٹل تھے، اب ان کی تعداد 17 ہو چکی ہے۔ مضمون نگار کے مطابق ہوٹلوں کے لیے بنائی گئی پختہ سڑکوں نے ریت کے قدرتی ٹیلوں کو نقصان پہنچایا ہے، جو طوفان کے دنوں میں بستی کو سمندر سے بچاتے تھے۔ مضمون میں ماہرین کی رائے شامل کی گئی ہے کہ اگر ان ٹیلوں کی بحالی کا کام فوری طور پر نہ کیا گیا تو اگلے دس برس میں کئی گھر خطرے کی زد میں آ سکتے ہیں۔

شمارے میں ساحلی دستکاری پر بھی ایک رنگین فیچر شامل ہے، جس میں ماہی گیر خواتین کے بنائے ہوئے جال کے نقش، سیپ کے بٹن اور رنگ برنگے پراندے دکھائے گئے ہیں۔ فیچر کی مصنفہ کے مطابق یہ ہنر نسل در نسل منتقل ہوتا آیا ہے، مگر اب بہت کم لڑکیاں اسے سیکھنے میں دلچسپی لیتی ہیں۔ ایک بزرگ خاتون نے کہا: ’’جب میری بیٹی میرے ساتھ بیٹھ کر جال بُنتی تھی تو لگتا تھا گھر بھرا ہوا ہے، اب خاموشی ہے۔‘‘

آخر میں ساحلِ نور کے نائب مدیر، محمد شاہد، کا ایک مختصر نوٹ ہے جس میں انہوں نے بتایا کہ اگلے شمارے میں ساحلی علاقوں کے اسکولوں کے بچوں کی بنائی ہوئی تصاویر کا ایک خصوصی گوشہ شائع کیا جائے گا۔ ان کے مطابق بچوں کی نظر سے ساحل کو دیکھنا بڑوں کے لیے بھی نئی بصیرت کا باعث بنے گا۔ مجموعی طور پر یہ شمارہ ساحلی زندگی کے ان پہلوؤں کو سامنے لاتا ہے جو عام طور پر نظر انداز کر دیے جاتے ہیں۔

ساحلی شہر میں پہلی ریپڈ بس سروس کا آغاز، ہزاروں مسافروں کو سہولت

ساحل نگر کے مرکزی علاقوں کو جوڑنے والے منصوبے کے پہلے مرحلے میں 18 کلومیٹر طویل راستے پر 14 اسٹیشن قائم، روزانہ 60 ہزار مسافروں کی گنجائش

رپورٹ: نوید اختر چوہدری

ساحل نگر میں پیر کے روز پہلی ریپڈ بس سروس کا باقاعدہ آغاز کر دیا گیا۔ پہلے مرحلے میں 18 کلومیٹر طویل راستے پر 14 اسٹیشن قائم کیے گئے ہیں، جبکہ روزانہ 60 ہزار مسافروں کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ منصوبے کے مکمل ہونے کے بعد شہر کے مرکزی علاقوں میں نجی گاڑیوں پر انحصار کم ہوگا اور ٹریفک کے دباؤ میں نمایاں کمی آئے گی۔

پہلے مرحلے کے تحت بس سروس کا پہلا اسٹیشن ریلوے چوک سے شروع ہو کر ساحل آباد تک جائے گا۔ اس راستے پر 12 بسیں چلائی جا رہی ہیں، جن میں سے ہر ایک میں 120 مسافروں کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ بسیں ایک مخصوص راستے پر چلیں گی اور ان کے لیے الگ لین بنائی گئی ہے، تاکہ وہ عام ٹریفک میں پھنسے بغیر وقت پر منزل تک پہنچ سکیں۔ ابتدائی دنوں میں کرایہ 30 روپے مقرر کیا گیا ہے۔

منصوبے کے ڈائریکٹر جنرل انجینئر فرحان سلیم بھٹی نے بتایا کہ ٹکٹ کی ادائیگی کے لیے کارڈ اور موبائل ایپ کی سہولت بھی دی گئی ہے، جبکہ طلبہ اور بزرگ شہریوں کے لیے رعایتی کارڈ بھی جاری کیے جائیں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ ’’ہم نے کوشش کی ہے کہ ایک عام شہری کو ٹکٹ خریدنے کے لیے لمبی قطار میں کھڑا نہ ہونا پڑے، اس کے لیے ہر اسٹیشن پر خودکار مشینیں لگائی گئی ہیں۔‘‘

تاہم شہر کے کئی حصوں میں اس منصوبے پر تحفظات بھی سامنے آئے ہیں۔ ساحل آباد کے رہائشی محمد یونس ڈوگر نے کہا کہ ان کے علاقے کا اسٹیشن مرکزی سڑک سے تقریباً 2 کلومیٹر دور بنایا گیا ہے، جس کی وجہ سے وہاں کے مکین اب بھی رکشے اور موٹر سائیکل پر انحصار کریں گے۔ اسی طرح پرانی منڈی کے تاجروں نے شکایت کی کہ بس راستے کی تعمیر کے دوران کئی دکانوں کے سامنے کھدائی کی وجہ سے گاہک کم ہو گئے ہیں۔

ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے ترجمان کے مطابق ان مسائل کے حل کے لیے ایک شکایت سیل قائم کیا گیا ہے، جبکہ متاثرہ دکانداروں کے لیے معاوضے کی درخواستیں بھی وصول کی جا رہی ہیں۔ ترجمان کے بقول منصوبے کے دوسرے مرحلے میں 9 کلومیٹر مزید راستہ شامل کیا جائے گا، جس کے بعد بسوں کی تعداد بڑھا کر 30 کر دی جائے گی۔ اس مرحلے کا کام 2026ء کے آخر تک مکمل کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔

ساحلی شہر میں ریپڈ بس سروس کا آغاز، ہزاروں مسافروں کو سہولت ملنے لگی